

یہ اللہ کا ہم پر کتابڑا احسان ہے کہ اس نے میں ایسے پیش رو پیشو
جیسی نعمت عظیمی بخشی کہ جن کی ہم پیروی کرتے ہیں اور قدم بقدم چلتے
ہیں۔ (انہی کی پیروی میں) خدا کی قسم! میں نے اپنی اس تیص میں
اتنے پیوند لگائے ہیں کہ مجھے پیوند لگانے والے سے شرم آنے لگی
ہے۔ مجھ سے ایک کہنے والے نے کہا کہ کیا آپ اسے اتاریں گے
نہیں؟ تو میں نے اسے کہا کہ: میری (نظر وہ سے) دور ہو کر
صح کے وقت ہی لوگوں کو رات کے چلنے کی قدر ہوتی ہے اور وہ اس
کی مدح کرتے ہیں۔

--☆☆--

خطبہ (۱۵۹)

اللہ نے اپنے رسول ﷺ کو حکمتے ہوئے نور، روشن دلیل،
کھلی ہوئی راہ شریعت اور ہدایت دینے والی کتاب کے ساتھ بھیجا۔
ان کا قوم و قبیلہ بہترین قوم و قبیلہ اور شجرہ بہترین شجرہ ہے کہ جس کی
شاخیں سیدھی اور پھل جھکے ہوئے ہیں۔ ان کا مولد مکہ اور بحرت کا
مقام مدینہ ہے کہ جہاں سے آپ کے نام کا بول بالا ہوا اور آپ کا
آوازہ (چارسو) پھیلا۔

اللہ نے آپ کو مکمل دلیل، شفاف بخش نصیحت اور (پہلی جہالتوں کی)
تلائی کرنے والا پیغام دے کر بھیجا اور ان کے ذریعہ سے (شریعت
کی) نامعلوم را ہیں آشکارا کیں اور غلط سلط بدعتوں کا قلع قمع کیا اور
(قرآن و سنت میں) بیان کئے ہوئے احکام واضح کئے تواب "جو شخص
بھی اسلام کے علاوہ کوئی اور دین چاہے" تو اس کی بد بخشی مسلم، اس کا
شیرازہ درہم و برہم اور اس کا منہ کے بل گرنا ساخت (وناگزیر) اور انجام
طويل حزن اور مہلک عذاب ہے۔ میں اللہ پر بھروسہ رکھتا ہوں ایسا
بھروسہ کہ جس میں ہمہ تن اس کی طرف توجہ ہے اور ایسے راستے کی

فَمَا أَعْظَمَ مِنَّةَ اللَّهِ عِنْدَنَا حِينَ
أَنْعَمَ عَلَيْنَا بِهِ سَلَفًا نَتَّبِعُهُ
وَ قَائِدًا نَطَأً عَقِبَهُ! وَاللَّهُ! لَقَدْ
رَقَعْتُ مِدْرَعَتِي هُذِهِ حَتَّى اسْتَحْيِيْتُ
مِنْ رَّاقِعَهَا، وَ لَقَدْ قَالَ لِي فَائِلٌ:
آلا تَنْبِذُهَا عَنْكَ؟ فَقُلْتُ: اغْرِبْ
عَنِّي، فَعِنْدَ الصَّبَاحِ يَحْمَدُ الْقَوْمُ
السُّرَى!

-----☆☆-----

(۱۵۹) وَمَنْ خُذْلَهُ لَهُ عَلَيْهِ الْمَلَامُ

بَعْثَةٌ بِالنُّورِ الْمُضِيءِ، وَ الْبُدْهَانِ الْجَلِيلِ،
وَ الْمِنْهَاجِ الْبَادِيِّ، وَ الْكِتَابِ الْهَادِيِّ.
أُسْرَئِيلُهُ خَيْرُ أُسْرَةٍ، وَ شَجَرَتُهُ خَيْرُ شَجَرَةٍ،
أَغْصَانُهَا مُعْتَدِلَةٌ، وَ ثَيَارُهَا مُتَهَدِّلَةٌ.
مَوْلِدُهُ بِمَكَّةَ، وَ هَجْرَتُهُ بِطَيْبَيَّةَ، عَلَّا بِهَا
ذُكْرُهُ، وَ امْتَدَّ مِنْهَا صَوْتُهُ.

أَرْسَلَهُ بِحُجَّةٍ كَافِيَّةٍ، وَ مَوْعِظَةٍ شَافِيَّةٍ، وَ
دَعْوَةٍ مُتَلَاقِيَّةٍ. أَظْهَرَ بِهِ الشَّرَّ آئِعَ
الْمُجْهُوَّلَةَ، وَ قَيَّعَ بِهِ الْبِدَعَ الْمُدْخُوَّلَةَ، وَ
بَيَّنَ بِهِ الْأَحْكَامَ الْمُفَصُّلَةَ. فَ مَنْ يَبْتَغِ
غَيْرَ الْإِسْلَامِ دِيْنًا تَتَحَقَّقُ شَقْوَتُهُ، وَ
تَنْفَصِصُمْ عَرْوَتُهُ، وَ تَعْظُمُ كَبُوَّتُهُ، وَ يَكُنْ
مَأْبَهُ إِلَى الْحُزْنِ الطَّوِيلِ وَ الْعَذَابِ الْوَبِيلِ
وَ آتَوَكَلٌ عَلَى اللَّهِ تَوَكُّلٌ الْإِنَابَةِ إِلَيْهِ، وَ

أَسْتَرْشِدُهُ السَّبِيلَ الْمُؤَدِّيَةَ إِلَى جَنَّتِهِ،
الْقَاصِدَةَ إِلَى مَحَلِّ رَغْبَتِهِ.

أُوصِيْكُمْ عِبَادَ اللَّهِ! بِتَفْوِي
اللَّهِ وَ طَاعَتِهِ، فَإِنَّهَا النَّجَاهُ غَدَّاً،
وَ الْمُنْجَاهُ أَبَدًا. رَهَبَ فَآبَلَغَ،
وَ رَغَبَ فَآسَبَعَ، وَ وَصَفَ لَكُمُ الدُّنْيَا وَ
انْقِطَاعُهَا، وَ زَوَالُهَا وَ انتِقالُهَا.
فَأَعْرِضُوا عَمَّا يُعْجِبُكُمْ فِيهَا لِقَلْلَةِ مَا
يَصْحَبُكُمْ مِنْهَا، أَقْرَبُ دَارِ مِنْ
سَخَطِ اللَّهِ، وَ أَبْعَدُهَا مِنْ رِضْوَانِ اللَّهِ!
فَغُضُّوا عَنْكُمْ . عِبَادَ اللَّهِ . غُبُومَهَا وَ
أَشْغَالَهَا، لِمَا قَدْ أَيْقَنْتُمْ بِهِ مِنْ فِرَاقَهَا وَ
تَصْرِفِ حَالَاتِهَا.

فَاحْذَرُوهَا حَذَرَ الشَّفِيقِ النَّاصِحِ، وَ
الْمُجِدِ الْكَادِحِ، وَ اعْتَبِرُوهَا بِمَا قَدْ رَأَيْتُمْ
مِنْ مَصَارِعِ الْقُرُونِ قَبْلَكُمْ: قَدْ تَرَأَيْتُ
أَوْصَالُهُمْ، وَ زَالَتْ أَبْصَارُهُمْ وَ أَسْيَاعُهُمْ،
وَ ذَهَبَ شَرْفُهُمْ وَ عَزْلُهُمْ، وَ انْقَطَعَ
سُرُورُهُمْ وَ نَعِيْمُهُمْ فَبَدِلُوا بِقُرْبِ الْأَوَّلَادِ
فَقَدَهَا، وَ بِصُحْبَةِ الْأَزْوَاجِ مُفَارَقَتَهَا. لَا
يَتَفَاخَرُونَ، وَ لَا يَتَنَاسَلُونَ، وَ لَا
يَتَنَزَّأُونَ، وَ لَا يَتَجَأَوْرُونَ.

فَاحْذَرُوا عِبَادَ اللَّهِ! حَذَرَ الْغَالِبُ

ہدایت چاہتا ہوں کہ جو اس کی جنت تک پہنچانے والا اور منزل مطلوب
کی طرف بڑھنے والا ہے۔

اللَّهُ كَبِيرٌ! مَنْ تَمَهِّيْنَ اللَّهَ سَدِيرَنَّ اور اس کی اطاعت کرنے
کی وصیت کرتا ہوں، کیونکہ تقویٰ ہی کل رستگاری (کاویلہ) اور نجات
کی منزل دائیٰ ہوگا۔ اس نے اپنے عذاب سے ڈرایا تو سب کو خبردار کر
دیا اور جنت کی رغبت دلائی تو اس میں کوئی کسر نہیں چھوڑی۔ دنیا اور اس
کے فاوز وال اور اس کے پلٹ جانے کو کھول کر بیان کیا۔ جو چیزیں
اس دنیا سے تمہیں اچھی معلوم ہوتی ہیں ان سے پہلو بچائے رکھو، کیونکہ
ان میں سے ساتھ جانے والی توبہت ہی تھوڑی ہیں۔ دنیا کی منزل اللَّه
کی نار اسکیوں سے قریب اور اس کی رضامندیوں سے دور ہے۔ اللَّه
کے بندو! اس کی فکروں اور اس کے دھندوں سے آنکھیں بند کرو۔ اس
لئے کہ تمہیں یقین ہے کہ آخر یہ جدا ہو جانے والی ہے اور اس کے
حالات پلٹا کھانے والے ہیں۔

اس دنیا سے اس طرح خوف کھاؤ جس طرح کوئی ڈرنے والا اور
اپنے نفس کا خیر خواہ اور جانشنا کے ساتھ کوشش کرنے والا ڈرتا ہے۔
تم نے اپنے سے پہلے لوگوں کے جو گرنے کی جگہیں دیکھی ہیں ان سے
عبرت حاصل کرو کہ ان کے جوڑ بند الگ الگ ہو گئے۔ نہ ان کی
آنکھیں رہیں اور نہ کان۔ ان کا شرف و وقار مٹ گیا، ان کی مسرتیں
اور نعمتیں جاتی رہیں اور بال بچوں کے قرب کے بجائے علیحدگی اور
بیویوں سے ہم ششیں کے بجائے ان سے جدائی ہو گئی۔ اب نہ وہ فخر
کرتے ہیں اور نہ ان کے اولاد ہوتی ہے، نہ ایک دوسرے سے ملتے
ملاتے ہیں اور نہ آپس میں ایک دوسرے کے ہمسایہ بن کر رہتے ہیں۔
اے اللَّهُ کے بندو! ڈرو جس طرح اپنے نفس پر قابو پالینے والا اور

اپنی خواہشوں کو دبانے والا اور چشم بصیرت سے دیکھنے والا ڈرتا ہے، کیونکہ (ہر) چیز واضح ہو چکی ہے۔ نشانات قائم ہیں، راستہ ہموار ہے اور راہ سیدھی ہے۔

--☆☆--

(۱۶۰) خطبه

حضرتؐ کے اصحاب میں سے ایک شخص نے سوال کیا کہ: کیا وجد ہے کہ لوگوں نے آپؐ کو اس منصب سے الگ رکھا، حالانکہ آپؐ اس کے زیادہ حقدار تھے؟ تو آپؐ نے فرمایا کہ:

اے برادر بنی اسد! تم بہت تنگ حوصلہ ہو اور بے راہ ہو کر چل نکل ہو۔ (اس کے باوجود جو) چونکہ ہمیں تمہاری قربات کا پاس و لحاظ ہے اور تمہیں سوال کرنے کا حق بھی ہے تو اب دریافت کیا ہے تو پھر جان لو کہ (ان لوگوں کا) اس منصب پر خود اختیاری سے جم جانا، باوجود دیکھ ہم نسب کے اعتبار سے بلند تھے اور پیغمبر ﷺ سے رشتہ قربات بھی قوی تھا ان کی خود غرضی تھی جس میں کچھ لوگوں کے نفس اس پر مرٹے تھے اور کچھ لوگوں کے نفسوں نے اس کی پرواہ نہ کی اور فیصلہ کرنے والا اللہ ہے اور اس کی طرف بازگشت قیامت کے روز ہے۔ (اس کے بعد حضرتؐ نے بطور تمثیل یہ مصرع پڑھا):

”چھوڑ واں لوٹ مار کے ذکر کو کہ جس کا چاروں طرف شور مچا ہوا تھا،“ اب تو اس مصیبت کو دیکھو کہ جو ابوسفیان کے بیٹے کی وجہ سے آئی ہے۔ مجھے تو (اس پر) زمانہ نے رلانے کے بعد ہنسایا ہے اور زمانہ کی (موجودہ روشن سے) خدا کی قسم! کوئی تعجب نہیں ہے۔ اس مصیبت پر تعجب ہوتا ہے کہ جس سے تعجب کی حد ہو گئی ہے اور جس نے بے راہ روپوں کو بڑھا دیا ہے۔ کچھ لوگوں نے اللہ کے روشن چراغ کا نور بچھانا چاہا اور اس کے سرچشمہ (ہدایت کے) فوارے کو بند کرنے کے درپے

لِنَفْسِهِ، الْمَائِنِعِ لِشَهْوَتِهِ، النَّاظِرِ بِعَقْلِهِ
فَإِنَّ الْأَمْرَ وَاضْعَفُ، وَالْعَلَمَ قَائِمٌ، وَ
الظَّرِيقَ جَدَدُ، وَالسَّبِيلَ قَصَدُ.

-----☆☆-----

(۱۶۰) وَمِنْ كَلَامِ لَهُ عَلَيْهِ الْمَلَامُ

لبعض أصحابه و قد سئل: كيف
دفعكم قومكم عن هذا المقام و آثرتم أحلى
به؟ فقال عليه السلام:

يَا آخَا بَنِي آسِدٍ! إِنَّكَ لَقَلْقُ الْوَضِينِ،
ثُرِسُلُ فِي عَيْنِ سَدَدٍ، وَ لَكَ بَعْدُ ذِمَامَةً
الصِّهْرِ وَ حَقْنُ الْمُسْتَلَةِ، وَ قَدِ اسْتَعْلَمْتَ
فَاعْلَمْ: أَمَّا الْإِسْتِبْدَادُ عَلَيْنَا بِهَذَا الْمَقَامِ
وَ نَحْنُ الْأَعْلَوْنَ نَسْبًا، وَ الْأَشَدُونَ
بِالرَّسُولِ عَلَيْهِ الْمَلَامُ نَوْطًا، فَإِنَّهَا كَانَتْ أَثْرَةً
شَحَّتْ عَلَيْهَا نُفُوسُ قَوْمٍ، وَ سَخَّتْ عَنْهَا
نُفُوسُ أَخْرِيَنَ، وَ الْحَكْمُ اللَّهُ، وَ الْبَعْدُ
إِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَمةِ.

”وَ دَعْ عَنْكَ نَهَبَأَ صِيَحَّ فِي حَجَرَاتِهِ“
وَ هَلْمَ الْخَطَبِ فِي أَبْنِي أَبِي سُفِيَّانَ،
فَلَقَدْ أَصْحَكَنِي الدَّهْرُ بَعْدَ إِبْكَائِهِ،
وَ لَا غَرَوْ وَاللَّهُ، فَيَا لَهُ خَطِبًا يَسْتَفْرِغُ
الْعَجَبَ، وَ يُكْثِرُ الْأَوَدَ! حَاوَلَ الْقَوْمُ
إِطْفَاءَ نُورِ اللَّهِ مِنْ مِصْبَاحِهِ، وَ سَدَّ
فَوَارِهِ مِنْ يَنْبُوعِهِ، وَ جَدَحُوا بَيْنِي وَ